## نزولِ حضرت عیسیٰؑ اور امامِ قائمؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا:-

طالقانی نے جلودی سے، انہوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حماد سے عبد اللہ بن سلیمان سے (جو کتب سماوی کے قاری تھے) روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے عیسیٰؑ! میں تمہیں اپنی طرف اُٹھالوں گا اور پھر تمہیں آخرِ زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ تم اُس نبیؐ کے عجائب دیکھو اور دجال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد کرو۔ تمہیں عین نماز کے وقت پر نازل کروں گا، تاکہ ان کی معیّت میں نماز بھی پڑھو، اس لیے کہ وہ امت مرحومہ ہیں۔

## نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے سے اور آپؑ نے اپنے پدرِ گزر گوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے گریز کرو گے اور کسی کو برائی سے منع نہ کرو گے ؟

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں بلکہ اس سے بھی بدتر ہو گا، (بتاؤ) اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہو گا جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ کیا ایسا بھی ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا: بلکہ اس سے بھی بدتر ہو گا، اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے ؟

## ایک آیت کی تفسیر:-

ابو جارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے قرآن مجید کی آیت "بے شک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کر دے" (سورۃ انعام) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں دآبۃ الارض کا ظہور، اور دجال کا خروج، حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کا آسمان سے نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اِس آیت "اے رسولؐ، کہہ دیجئے کہ وہ اِس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیج دے تمہارے اوپر سے" (سورۃ انعام) کے متعلق روایت ہے آپؑ نے فرمایا: "من فوتکم" سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسمانی ہے اور "اومن تحت ارجلکم" سے مراد زمین کا شق ہونا ہے اور "او یلبسکم شیعاً" سے مراد دین میں اختلاف، ایک دوسرے پر طعنہ زنی ہے اور "ویذیق بعضکم باس بعضِ" سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کروگے اور یہ سب کچھ اہلِ قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔

## ظہورِ امامِ قائمؑ اور خروجِ سفیانی دونوں حتمی ہیں:

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے ہو جائے گا؟ ہر گز ایسا نہیں ہو گا بلکہ ظہور امام قائمؑ بھی حتمی اور خروجِ سفیانی بھی حتمی ہے امام قائمؑ کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہو گا۔

## مسلسل کُشت وخون:۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ظہورِ امام قائمؑ سے پہلے قتل بیوح ہو گا۔

میں (راوی) نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے؟

امامؑ نے فرمایا: مسلسل کشت وخون۔

## ایک اور آیت کی تفسیر:۔

ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت "اور کے کاش تم دیکھتے اُن کو جب کہ وہ گھبر ائے ہوئے پھریں گے اور کوئی جائے قرار نہ پائیں گے" (سورۃ سبا) کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا: یہ فزع اور خوف آواز سے ہو گی اور آواز آسمان سے آئے گی۔ "اور انہیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا" (سورۃ سبا)۔ امامؑ نے فرمایا: یعنی اُن کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہو جائے گی اور زمین کے اندر سما جائیں گے۔

"صاحبِ کشاف" نے ابنِ عباس سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ آیت خسفِ بیداء (بیابان میں زمین کا شک ہونے) کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ ابنِ الحسینؑ اور حسن بن الحسن بن علیؑ دونوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں ماخوذ ہوگا۔

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کیلئے لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابانِ مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہو جائے گی اور سارا لشکر اُس میں سما جائے گا۔

حذیفہ یمانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ مشرق و مغرب کے درمیان فتنے کا ذکر فرمارہے تھے کہ: "ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ اُن پر سفیانی وادیِ یابس سے اسی وقت (فوراً بعد) خروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہو گا، پھر وہ ایک لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف، اور وہ لوگ سرزمینِ بابل کے منحوس شہر میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں سے زیادہ کو قتل کر دیں گے اور ایک سو

عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کرڈالیں گے پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قرب و جوار کو تاراج کر دیں گے۔ وہاں سے چل کر شام کی طرف رُخ کریں گے، اُس وقت ایک ہدایت کا عَلَم کوفہ سے بر آمد ہو گا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کر دے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیگا اور اُن کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموالِ غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کرائے گا اور دوسرا لشکر مدینہ پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین راتک لوٹ مار کرتا رہے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیلؑ کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: اے جبرئیل جاؤ اور ان سب کو نیست و نابود کر دو۔ جبرئیلؑ وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہو جائیگی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے"۔ پس اُسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "اور اے کاش تم دیکھتے اُن کو جب کہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور کوئی جائے قرار نہ پائیں گے اور وہ قریبی جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے" (سورۃ سبا)۔

(بِحَارُ الأنوار، جلد12 (اردو)، جلد52-53 (عربی))